عورت کا نماز میں بچے کو دودھ پلانے سے یونہی خود بخود دودھ اترنے سے نماز کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12669

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاخری 1444ھ/10 جنوری 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مجھے دو سوالات کے باحوالہ جواب درکار ہیں:

(1) عورت اگر دورانِ نماز بچے کو دودھ پلا دے تو اس کے وضو اور نماز کا کیا حکم ہو گا؟

(2) نیز اگر دورانِ نماز عورت کی چھاتی سے خود بخود دودھ نکل آئے تو اس صورت میں وضو اور نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) دورانِ نماز عورت کا بچے کو دودھ پلانا عملِ کثیر ہے لہٰذا دودھ پلانے سے عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، البتہ وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ دودھ پلانا وضو توڑنے والی چیزوں میں نہیں آتا۔

بحر الرائق، فتاوٰی شامی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول" المرأۃ اذا ارضعت ولدھا تفسد صلاتھا لانھا صارت مرضعۃ "یعنی عورت نے دورانِ نماز بچے کو دودھ پلایا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ وہ دودھ پلانے والی ہو گئی۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 21، مطبوعہ کوئٹہ)

نماز میں بچے کو دودھ پلانے سے نماز فاسد ہونے کی توجیہ بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "فمسّ الرجل وتقبیله إیّاھا بشھوۃٍ في معنی الجماع ومصّ الصبيّ ثدیھا مع خروج اللبن تمکین علی الإرضاع في معنی الإرضاع، ولا شکّ أنّ الجماع والإرضاع عملان کثیران یصدق علیھما التعریف الأوّل، فأجري حکمھما علی ما في معناھما، نظیر ذلک ما سیأتي: أنّ من رمی إنساناً بحجرٍ کان في یدہ، فسدت صلاته مع عدم الفساد إذا کان محلّ الإنسان طائر مثلاً، فالعمل في نفسه قلیل لکنّه صار کثیراً في مسألة الإنسان لکونه في معنی التأدیب أو الملاعبة أو الخصام،

وكلّ ذلك عمل كثير، فكذا ما في معناها، هذا ما ظهر لي، والله تعالی أعلم۔"یعنی مرد عورت کو شہوت سے چھوئے یا شہوت سے اس کا بوسہ لے تو یہ فعل جماع کے معنی میں ہے یونہی بچہ نماز میں عورت کی چھاتی کو چوسے کہ اس سے دودھ نکل آئے یہ دودھ پلانے کے معنی میں ہے۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جماع اور بچے کو دودھ پلانا یہ دونوں افعال عملِ کثیر ہیں۔ ان پر عملِ کثیر کی پہلی تعریف صادق آتی ہے لہذا ان دونوں کا حکم اس پر بھی جاری کیا جائے گا کہ جو ان کے معنی میں ہے۔ اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے جو عنقریب آئے گا کہ اگر نمازی کسی انسان کو وہ پتھر مارے جو اس کے ہاتھ میں موجود ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی باوجودیکہ جب نمازی کسی پرندے کو پتھر مارے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی پس یہاں پر فی نفسہ عمل تو قلیل ہے مگر وہ انسان والے مسئلے میں کثیر ہو گیا ہے کیونکہ اس میں تادیب، ملاعبت اور جھگڑے کا معنی پایا جا رہا ہے اور یہ تمام افعال عملِ کثیر ہیں پس وہی حکم ان اعمال کا ہو گا جو ان کے معنی میں ہیں۔ یہ وہ بات ہے جو مجھ پر ظاہر ہوئی اور اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ (جد الممتار، کتاب الصلاۃ، ج03، ص351-350، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: "عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔" (بہار شریعت، ج01، ص324، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(2) دورانِ نماز عورت کی چھاتی سے خود بخود دودھ نکلنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہو گی اور نہ ہی اس سے وضو ٹوٹے گا، کیونکہ انسانی بدن سے نکلنے والی پاک چیز اگرچہ بہنے والی ہو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

چنانچہ خزانۃ المفتین میں ہے: "الخارج من البدن علی ضربین طاهر ونجس **فبخروج الطاهر لا ينقض الطهارة** كالدمع والعرق والبزاق والمخاط **ولبن بني أدم**" یعنی بدن سے نکلنے والی چیز دو قسم کی ہے: پاک اور ناپاک، پاک کے نکلنے سے طہارت نہیں جاتی۔ جیسے آنسو، پسینہ، تھوک، رینٹھ، انسان کا دودھ۔ (خزانۃ المفتین، کتاب الطهارة، فصل في انواقض الوضوء، ج01، ص04، مخطوطہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "**بالجملہ اُن کے کلمات قاطبہ ناطق ہیں کہ حکمِ نقض، احتمال وظنِ خون وریم کے ساتھ دائر ہے، نہ کہ زکام سے ناک بہی اور وضو گیا، بحران میں پسینہ آیا اور وضو گیا، پستان کی قوتِ ماسکہ ضعیف ہونے سے دودھ بہا اور وضو گیا ہرگز نہ اس کا کوئی قائل نہ قواعدِ مذہب اس پر مائل۔**" (فتاوی رضویہ، ج01 (الف)، ص364، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم